السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری مسجد سے متصل ایک حجرہ نما کمرہ ہے جو ڈبل سٹوری پر مشتمل ہے جب کہ اس کا اور مسجد کا صحن مشترک ہے باہر سے مسجد ہی کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ حجرہ صرف جمعہ کے دن عورتوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس حجرہ کو مسجد کی آباد کاری کے لیے امام وخطیب کے لیے بطور رہائش استعمال کیا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مساجد اللہ کی عبادت، تلاوت قرآن ذکر الٰہی اور نماز کی ادائیگی کے لیے بنائی جاتی ہیں، لہٰذا ان میں ہر وہ کام جائز ہے جو مذکورہ مقاصد کی ادائیگی میں رکاوٹ کا باعث نہ ہو اور ہر وہ کام منع ہے، جو ان کے منافی ہو، اللہ تعالیٰ نے مساجد کو صاف ستھرا، پاک رکھنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں محلوں میں مساجد بنانے ان کی بناوٹ کی اصلاح کرنے اور انھیں پاکیزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔[1]

مذکورہ بالا امور کے پیش نظر مسجد میں اہل وعیال کے بغیر تنہا رہائش رکھنے میں چنداں حرج نہیں جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نوجوان، غیر شادی شدہ تھے اور مسجد میں سوجایا کرتے تھے۔[2] نیز ان کا بیان ہے کہ ہم زمانہ نبوت میں مسجد میں سوتے اور اسی میں قیلولہ کرتے جب کہ ہم نوجوان تھے۔[3]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے، "عورت کا مسجد میں سونا" پھر ایک بے سہارا عورت کے متعلق حدیث پیش کی ہے جس کا خیمہ مسجد میں تھا۔[4] لیکن اس کے لیے شرط ہے کہ کسی قسم کے فتنہ وفساد کا اندیشہ نہ ہو۔ اہل وعیال کے سمیت مسجد میں رہائش رکھنا مسجد کے تقدس کے خلاف ہے لہٰذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ البتہ مسجد سے ملحقہ کمرے کے احکام مسجد جیسے نہیں ہیں۔ اسے امام وخطیب کی رہائش کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، رہائش خواہ سنگل ہو یا اپنے اہل وعیال کے سمیت، اس کے اوپر یا نیچے امام خطیب کی رہائش تعمیر ہو سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔ ابوداؤد، الصلوٰۃ456۔

[2]۔ صحیح بخاری، الصلوٰۃ:44۔

[3]۔ مسند امام احمد، ص:12، ج2۔

[4]۔ صحیح بخاری، الصلوٰۃ:439۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:47

محدث فتویٰ